

کتابِ دانی ایل - نمبر ایک سو بیس

نبوی علامات کا انکشاف: بائبل پشگوئیوں کی تکمیل کی تفہیم

Jeff Pippenger

2024-03-06

سورج، چاند اور ستاروں سے متعلق نشانوں کی تکمیل کے بارے میں مؤرخین، ایڈونٹسٹ تحریک کے پیش روؤں اور بہن وائٹ کی تحریروں میں تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ یسوع نے جن نشانوں کا ذکر کیا، ان میں سے بعض دیگر کے مقابلے میں اتنے مانوس نہیں ہیں۔ کم ہی لوگ یہ پہچانتے ہیں کہ 'زمین' پر 'قوموں کی تنگی' کی ایک خاص تکمیل ہوئی تھی۔ وہ اس بات پر واضح نہیں کہ 'آسمان کی قوتوں کے ہلائے جانے' کی علامت، زمین کی قوتوں کے ہلائے جانے کے مقابلے میں، کیا ظاہر کرتی ہے۔ اور کم ہی لاودکیائی ایڈونٹسٹ یہ سمجھتے ہیں کہ 'بادل میں آنے والے ابن آدم' کی 'آمد' ملرائٹ تاریخ میں پوری ہو گئی تھی۔

مسیح کی آمد کا عین دن اور گھڑی ظاہر نہیں کیے گئے۔ نجات دہندہ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ خود بھی اپنی دوسری آمد کی گھڑی ظاہر نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اس نے بعض واقعات کا ذکر کیا جن سے وہ جان سکیں کہ اس کی آمد نزدیک ہے۔ اس نے کہا، 'سورج میں، چاند میں اور ستاروں میں نشانیاں ہوں گی۔' 'سورج تاریک ہو جائے گا، اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا، اور آسمان کے ستارے گر پڑیں گے۔' اور زمین پر، اس نے کہا، 'قوموں پر تنگی ہوگی، حیرانی کے ساتھ؛ سمندر اور موجیں گرجیں گی؛ لوگوں کے دل خوف کے مارے بیٹھ جائیں گے، اور ان چیزوں کے اندیشے سے جو زمین پر آنے والی ہیں۔'

اور وہ ابن آدم کو آسمان کے بادلوں پر قدرت اور بڑی شان کے ساتھ آتا ہوا دیکھیں گے۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا، اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں ہواؤں سے، آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جمع کریں گے۔

سورج، چاند اور ستاروں میں نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اس وقت سے زلزلے، آندھیاں اور طوفان، سمندری لہروں کی طغیانی، وبائیں اور قحط میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ آگ اور سیلاب کے ذریعے ہولناک ترین تباہیاں ایک کے بعد ایک تیزی سے رونما ہو رہی ہیں۔ ہفتہ بہ ہفتہ پیش آنے والی یہ خوفناک آفات ہمیں نہایت سنجیدہ انداز میں متنبہ کرتی ہیں کہ انجام قریب ہے، کہ جلد ہی ناگزیر طور پر کوئی عظیم اور فیصلہ کن واقعہ پیش آنے والا ہے۔

مہلت آزمائش زیادہ دیر تک جاری نہیں رہے گی۔ اب خدا زمین پر سے اپنا روکنے والا ہاتھ اٹھا رہا ہے۔ مدتوں سے وہ اپنے پاک روح کے وسیلے سے مردوں اور عورتوں سے کلام کرتا آیا ہے؛ لیکن انہوں نے اس پکار پر کان نہیں دھرے۔ اب وہ اپنے فیصلوں کے ذریعے اپنے لوگوں سے اور دنیا سے ہم کلام ہے۔ ان فیصلوں کا وقت ان لوگوں کے لیے رحمت کا وقت ہے جنہیں ابھی تک یہ سیکھنے کا موقع نہیں ملا کہ سچائی کیا ہے۔ خداوند ان پر نہایت شفقت سے نظر کرے گا۔ اس کا رحمت بھرا دل متاثر ہوا ہے؛ اس کا ہاتھ اب بھی نجات دینے کے لیے پھیلا ہوا ہے۔ بہت سے لوگ حفاظت کے باڑے میں داخل کیے جائیں گے، وہ جو ان آخری دنوں میں پہلی بار سچائی سنیں گے۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، ۲۲ نومبر، ۱۹۰۶ء۔

ملیریائی تاریخ آخری دنوں میں حرف بہ حرف دہرائی جاتی ہے۔ جو "علامات" پہلے فرشتے کی آمد اور تاریخ کی نشان دہی کرتی تھیں، وہ ان "علامات" کی مثال ہیں جو تیسرے فرشتے کی آمد اور تاریخ کی نشان دہی کرتی ہیں۔ تمام مقدس اصلاحی تحریکیں آخری دنوں میں تیسرے فرشتے کی تحریک کے متوازی ہیں۔

زمین پر خدا کا کام زمانہ بہ زمانہ ہر بڑی اصلاحی یا مذہبی تحریک میں ایک نمایاں مماثلت پیش کرتا ہے۔ انسانوں کے ساتھ خدا کے برتاؤ کے اصول ہمیشہ یکساں رہتے ہیں۔ موجودہ زمانے کی اہم تحریکوں کی ماضی کی تحریکوں میں نظریں ملتی ہیں، اور سابقہ ادوار میں کلیسیا کے تجربات ہمارے اپنے زمانے کے لیے نہایت قیمتی اسباق رکھتے ہیں۔ عظیم کشمکش، 343.

مکاشفہ باب اٹھارہ کے زور آور فرشتے کے ذریعے جس تاریخ کی نمائندگی کی گئی ہے، وہ تیسرے فرشتے کی تاریخ ہے، اور تیسرے فرشتے کی پیش کردہ تاریخ ملیرائٹ تاریخ کے پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ کے متوازی چلتی ہے۔

”خدا نے مکاشفہ 14 کے پیغامات کو نبوت کی قطار میں اُن کا مقام دیا ہے، اور اُن کا کام اس زمین کی تاریخ کے اختتام تک موقوف نہیں ہونا۔ پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات اب بھی اِس زمانہ کے لیے حق ہیں، اور اُنہیں اُس کے ساتھ متوازی طور پر جاری رہنا ہے جو اس کے بعد آتا ہے۔ تیسرا فرشتہ اپنی تنبیہ بلند آواز سے سناتا ہے۔ اُن باتوں کے بعد، یوحنا نے کہا، ’میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا، جو بڑی قدرت رکھتا تھا، اور زمین اُس کے جلال سے منور ہو گئی۔‘ اس نورافشانی میں، تینوں پیغامات کی ساری روشنی یکجا ہو جاتی ہے۔“ The 1888 Materials, 803, 804.

پہلے اور دوسرے فرشتوں کا کام، جو تیسرے فرشتے کے کام کے متوازی ہے، دس کنواریوں کی تمثیل میں بھی واضح کیا گیا ہے۔

”مجھے اکثر دس کنواریوں کی تمثیل کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے، جن میں سے پانچ عقلمند تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے اور پوری ہوگی، کیونکہ اس کا ایک خاص اطلاق اسی زمانہ پر ہے، اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی مانند یہ پوری ہو چکی ہے اور زمانہ کے اختتام تک حال کی سچائی بنی رہے گی۔“ ریویو اینڈ پیرالڈ، 19 اگست 1890.

کتاب مکاشفہ کے باب دس میں جو تاریخ پیش کی گئی ہے اسے سات گرجوں کے طور پر دکھایا گیا ہے، اور یہ سات گرجیں اُن واقعات کی نمائندگی کرتی ہیں جو ملرائٹس کی تاریخ کے دوران پیش آئے، جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی تاریخ تھی۔ یہ سات گرجیں آخری دنوں میں پیش آنے والے ”مستقبل کے واقعات“ کی بھی نمائندگی کرتی ہیں، اور وہ واقعات اسی ”ترتیب“ سے پورے ہوتے ہیں جس طرح وہ ملرائٹس کی تاریخ میں ہوئے تھے۔

یوحنا کو دی گئی خاص روشنی، جو سات گرجوں میں ظاہر کی گئی تھی، اُن واقعات کی تفصیل تھی جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کے تحت وقوع پذیر ہونے والے تھے۔ ...

”ان سات گرجوں کے اپنی آوازیں بلند کرنے کے بعد، یوحنا کو چھوٹی کتاب کے بارے میں ویسا ہی حکم دیا جاتا ہے جیسا دانی ایل کو دیا گیا تھا: ’اُن باتوں پر مہر لگا دے جو سات گرجوں نے کہی ہیں۔‘ یہ اُن آئندہ واقعات سے متعلق ہیں جو اپنی ترتیب کے مطابق ظاہر کیے جائیں گے۔“ The Seventh-day Adventist Bible Commentary, volume 7, 971

تمام اصلاحی تحریکیں ایک دوسرے کے متوازی چلتی ہیں، اور انہیں ”سطر بہ سطر“ یکجا کیا جانا ہے تاکہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آخری اصلاحی تحریک کو واضح کیا جا سکے۔ دس کنواریوں کی تمثیل ملیرائٹ تحریک اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک میں خدا کے لوگوں کے اندرونی تجربے کی عکاسی کرتی ہے۔

”متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل بھی ایڈونٹسٹ لوگوں کے تجربہ کی عکاسی کرتی ہے۔“ دی گریٹ کانٹروورسی، 393.

ملرائیٹوں اور ایک لاکھ چوالیس ہزار دونوں کے کام اور پیغام کی نمائندگی مکاشفہ باب چودہ کے تین فرشتے کرتے ہیں۔

مجھے تجربہ حاصل کرنے کے قیمتی مواقع ملے ہیں۔ مجھے پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کے بارے میں تجربہ حاصل ہوا۔ فرشتوں کو آسمان کے وسط میں اڑتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جو دنیا کو انتباہ کا پیغام سنا رہے ہیں اور جن کا اس زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں بسنے والے لوگوں پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ کوئی ان فرشتوں کی آواز نہیں سنتا، کیونکہ وہ ایک علامت کے طور پر خدا کے ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو آسمانی کائنات کے ساتھ ہم آہنگی میں کام کر رہے ہیں۔ مرد اور عورتیں، جو خدا کی روح سے روشن اور سچائی کے ذریعے پاک ٹھہرائے گئے ہیں، تینوں پیغامات کو ان کی ترتیب کے مطابق اعلان کرتے ہیں۔ Life Sketches, 429.

مکاشفہ باب دس میں جو نبوتی واقعات پیش کیے گئے ہیں، ان کی نمائندگی سات گرجیں کرتی ہیں۔ وہ واقعات اس مقام کی نشاندہی کرتے ہیں جہاں الہی اور انسانی کا اتصال ہوتا ہے۔ وہ "نشانیوں" جن کی نشاندہی مسیح نے متی باب چوبیس، مرقس باب تیرہ اور لوقا باب اکیس میں کی، وہی نشانیاں ہیں جنہوں نے ملرائٹ تحریک کا آغاز کیا اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کے لیے ایک متوازی گواہی پیش کرتی ہیں۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے، جیسا کہ حنوک اور ایلیاہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ 11 ستمبر 2001 وہ "نشان" ہے جسے مسیح نے زمین کی تاریخ کی آخری نسل کی آمد کی علامت کے طور پر متعین کیا، اور اس کی نشاندہی لوقا باب اکیس میں کی گئی ہے۔ اس گروہ میں شامل ہونے کے لیے، جس کی نمائندگی حنوک اور ایلیاہ نے کی ہے اور جسے ایک لاکھ چوالیس ہزار کہا جاتا ہے، ضروری ہے کہ اس "نشان" اور جو کچھ وہ ظاہر کرتا ہے، اسے پہچانا جائے۔

جب یسوع نے اپنے شاگردوں کو ان 'نشانوں' کی تاریخ سے گزارا جنہوں نے ملرائٹ تحریک کی ابتدا کی، تو اس کے بعد اس نے اسی تاریخ کی نمائندگی کرنے والی ایک تمثیل شامل کر کے اپنی تاریخی شہادت کو دہرایا اور اسے وسعت دی۔

اور اس نے ان سے ایک تمثیل بیان کی: دیکھو، انجیر کا درخت اور تمام درخت؛ جب ان میں اب کونپلیں پھوٹتی ہیں تو تم خود دیکھ کر جان لیتے ہو کہ اب گرمی نزدیک ہے۔ اسی طرح تم بھی، جب تم یہ باتیں ہوتی ہوئی دیکھو، جان لو کہ خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، یہ نسل جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے ہرگز نہ گزرے گی۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن میرے الفاظ ہرگز نہ ٹلیں گے۔ لوقا 21:29-33.

یسوع تمثیل کی ابتدا اس طرح کرتے ہیں کہ وہ "انجیر کا درخت" (جو واحد کی صورت میں ہے) اور "تمام درختوں" کے درمیان فرق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ "انجیر کا درخت" سے مراد عہد کے لوگ ہیں، جو آخری دنوں میں لاودکیائی ایڈونٹسٹ کہلاتے ہیں اور اپنے آپ کو خدا کی بقیہ قوم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ باقی "درخت" غیر قومیں تھے۔

انجیر کے درخت پر کی گئی لعنت پر غور کرو، جو یہودی قوم کی نمائندگی کرتا ہے، جو ظاہری دعوے کے پتوں سے ڈھکا ہوا تھا، مگر اس پر کوئی پھل نہ پایا جاتا تھا۔ لعنت انجیر کے درخت پر کی گئی، جو ایک اخلاقی، صاحب شعور، زندہ ہستی کی نمائندگی کرتا ہے—خدا کی طرف سے ملعون—بظاہر زندہ، جس طرح اس واقعہ کے بعد یہودی چالیس برس تک زندہ رہے، تاہم مردہ۔ غور کرو، دوسرے درخت، جو غیر قوموں کی نمائندگی کرتے تھے، ڈھکے ہوئے نہ تھے۔ وہ بے پتے تھے، خدا کی معرفت رکھنے کا کوئی دعویٰ نہ کرتے تھے۔ ان کے ہاں پھل آنے کا وقت ابھی نہیں آیا تھا۔ خادمین اور کارکنان کے لیے خصوصی شہادتیں، نمبر 7، 59-61.

آخری دنوں میں لاودکیائی ایڈونٹ ازم ملعون ہے، کیونکہ اگرچہ وہ اپنے آپ کو خدا کے بقیہ لوگ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کا یہ دعویٰ بے ثمر ہے۔ اس عبارت میں یسوع دو باہم مربوط مگر مختلف نکات بیان

کر رہے ہیں۔ وہ خدا کے دعوے دار لوگوں اور غیر قوموں کے درمیان امتیاز واضح کر رہے ہیں—وہ غیر قومیں جو نہ تو خدا کی شریعت کو قائم رکھنے کا دعویٰ کرتی ہیں اور نہ روح نبوت کی حامل ہیں—اور یہ دونوں آخری دنوں کے بقیہ کی خصوصیات ہیں، جنہیں لاوڈیکائی ایڈونٹ ازم قائم رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ آخری دنوں میں پتے اس دعوے کی نمائندگی کرتے ہیں کہ وہ وہی بقیہ ہیں جن کی نشان دہی یوحنا نے کتابِ مکاشفہ میں کی ہے۔

غیر یہودی دنیا کی نمائندگی انجیر کے بے برگ و بار درختوں کے ذریعے کی گئی تھی۔ غیر یہودی بھی، یہودیوں کی طرح، تقویٰ سے محروم تھے، لیکن انہوں نے خدا کے منظور نظر ہونے کا کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ انہوں نے بلند روحانیت کا کوئی فخر نہیں کیا تھا۔ وہ خدا کی راہوں اور کاموں کے معاملے میں ہر لحاظ سے اندھے تھے۔ ان کے لیے ابھی انجیر کا موسم نہیں آیا تھا۔ وہ اب بھی اُس دن کے منتظر تھے جو اُن کے لیے روشنی اور امید لائے۔ سائز آف دی ٹائمز، 15 فروری، 1899۔

مسیح نے انجیر کے درخت اور دوسرے درختوں کے درمیان ایک مزید امتیاز بھی واضح کیا۔ انجیر کے درخت میں کونپلیں پھوٹنے کا وقت، غیر قوموں کے درختوں میں کونپلیں پھوٹنے کے وقت سے مختلف تھا۔ آخری دنوں میں 'کلیسیاؤں کو دو الگ الگ پکاریں دی جاتی ہیں'، اور مکاشفہ باب اٹھارہ کے فرشتے کی پہلی آواز اس وقت کی نشاندہی کرتی ہے جب ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے کونپلیں پھوٹنی تھیں۔ مکاشفہ اٹھارہ کی 'دوسری آواز' اس وقت کی نمائندگی کرتی ہے جب دوسرے درختوں میں کونپلیں پھوٹنی تھیں۔

مسیح کے زمانے میں یہودی انجیر کا درخت تھے، اور غیر قومیں دوسرے درخت تھیں۔ ملرائٹ تاریخ میں پروٹسٹنٹ انجیر کا درخت تھے، اور ملرائٹ دوسرے درخت تھے۔ آخری دنوں میں، لاوڈیکائی ایڈونٹزم کے ثمر انجیر کا درخت ہے جسے یروشلم (انگور کا باغ) سے نکال دیا جاتا ہے، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ انجیر کے درخت ہیں جو پھل دیتے ہیں۔ خدا کے دوسرے بچے جو اب بھی بابل میں ہیں، غیر قوموں کی حیثیت سے پیش کیے جاتے ہیں۔

'غیر یہودی' تعریف کے مطابق 'اجنبی' ہے۔ غیر یہودیوں کے درخت خفتہ (مردہ) ہوتے ہیں، جب کہ انجیر کا درخت کلیاں نکالتا اور جان پکڑتا ہے تو اُن پر نہ کلیاں ہوتی ہیں نہ پھل۔ خفتہ درخت خشک درخت ہوتا ہے، اور جب غیر یہودیوں کو مکاشفہ باب اٹھارہ کی دوسری آواز کے وسیلہ سے بابل سے نکلنے کے لیے پکارا جائے گا، تو وہ پھر ساتویں دن کے سبت کی پاسداری کرنے کا انتخاب کریں گے اور خداوند کے ساتھ عہد میں داخل ہوں گے۔

اجنبی کا بیٹا بھی، جو خداوند سے ملا ہوا ہے، یہ نہ کہے کہ خداوند نے مجھے اپنی قوم سے بالکل جدا کر دیا ہے؛ اور خصی یہ نہ کہے کہ دیکھ، میں تو سوکھا درخت ہوں۔ کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ جو خصی میرے سبتوں کی حفاظت کرتے ہیں، اور وہ چیزیں اختیار کرتے ہیں جو مجھے پسند ہیں، اور میرے عہد کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں، ان کو میں اپنے گھر میں اور اپنی دیواروں کے اندر بیٹوں اور بیٹیوں سے بہتر ایک جگہ اور نام دوں گا؛ میں انہیں ایک دائمی نام دوں گا جو کبھی مٹا نہ جائے۔ اور اجنبیوں کے بیٹے بھی جو خداوند سے ملتے ہیں کہ اس کی خدمت کریں اور خداوند کے نام سے محبت رکھیں تا کہ اس کے بندے ہوں—ہر ایک جو سبت کو ناپاک کرنے سے بچتا ہے اور میرے عہد کو مضبوطی سے پکڑتا ہے—ان کو بھی میں اپنے مقدس پہاڑ پر لا کر اپنے دعا کے گھر میں شادمانی بخشوں گا؛ ان کی سوختنی قربانیاں اور ذبائح میرے مذبح پر مقبول ہوں گی، کیونکہ میرا گھر سب قوموں کے لیے دعا کا گھر کہلائے گا۔ اشعیاہ 56:3-7

اجنبی "غیر قوم کا شخص" ہے، اور "دوسری آواز" انہیں بابل سے نکل آنے کو پکارتی ہے، اور انہیں خدا کے مقدس پہاڑ پر لے جایا جاتا ہے؛ تب وہ اُس کا "مقدس" پہاڑ ہوگا، کیونکہ "پہلی آواز" کی تاریخ میں جس آزمائشی عمل کی نمائندگی کی گئی ہے، اُس کے ذریعے گندم اور زوان الگ ہو چکے ہوں گے۔ جب وہ

آخری دنوں میں خداوند کے پہاڑ پر آئیں گے، تو غیر قوم کے لوگ مزید اجنبی یا خشک درخت نہ رہیں گے۔ سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے، اور ستارے اپنی چمک چھپا لیں گے۔ خداوند بھی صیون سے گرجے گا اور یروشلم سے اپنی آواز بلند کرے گا؛ اور آسمان اور زمین کانپ اٹھیں گے؛ لیکن خداوند اپنی قوم کی امید اور بنی اسرائیل کی قوت ہوگا۔ تب تم جان لو گے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں جو صیون، اپنے مقدس پہاڑ میں سکونت کرتا ہوں؛ تب یروشلم مقدس ہوگا، اور پھر اس میں کوئی اجنبی نہ گزرے گا۔ یونیل 3:15-17.

اس تاریخی مرحلے کا آغاز، جس میں "دوسری آواز" خدا کے دوسرے ریوڑ کو بابل سے باہر بلاتی ہے، ایسی "نشائیاں" رکھتا ہے جن کی تمثیل ملیرائٹ تحریک کی نشانیوں سے کی گئی تھی۔ متی باب چوبیس، مرقس باب تیرہ اور لوقا باب اکیس میں مسیح کی وہ گواہی جس پر ہم غور کر رہے ہیں، پیش کی گئی ہے۔ ان تینوں گواہوں میں پہچانی جانے والی "نشائیاں" میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان کی قوتیں ہلا دی جائیں گی، لیکن یو ایل کے بیان میں ان "نشانیوں" کے بارے میں جو بتاتی ہیں کہ یروشلم کب "مقدس" ٹھہرے گا، "آسمان اور زمین دونوں ہلائے جائیں گے"۔

یونیل اُن پیش گوئی کی گئی "نشائیاں" کی کامل تکمیل کی نشان دہی کر رہا ہے جو اُس وقت وقوع پذیر ہوتی ہیں جب یروشلم مقدس ہو۔ وہ وقت تب ہوگا جب خداوند ایک لاکھ چوالیس ہزار کے گناہ دور کر چکا ہوگا، اور لاودکیہ کی کلیسیا فلادلفیہ کی تحریک میں منتقل ہو چکی ہوگی۔ تب چھٹی تحریک (فلادلفیہ)، جو سات کلیسیاؤں میں سے ہے، اٹھویں تحریک (فلادلفیہ) بن جاتی ہے۔ تب "کلیسیا مجاہدہ" "کلیسیا ظاہرہ" بن جاتی ہے۔ "کلیسیا مجاہدہ" خدا کی کلیسیا کے لیے ایک اصطلاح ہے جو گندم اور زوان پر مشتمل ہوتی ہے۔ "کلیسیا ظاہرہ" خدا کا مقدس پہاڑ ہے جو "مقدس" ہے، اور "اب اس میں سے کوئی اجنبی پھر نہیں گزرتا"۔

بلند کیے گئے علم کی آمد، یعنی فاتح کلیسیا، یعنی "سات میں سے آٹھواں"، یعنی وہ وقت جب یروشلم "پاک" ہوتا ہے، "نشائیاں" کے ساتھ ہوتی ہے۔ اپنی قوم کو زندگی یا موت کے اس "نشان" کی پہچان کا نقطہ حوالہ دینے کے لیے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی نشان دہی کرتا ہے، یسوع نے درختوں اور ان کی زندگی کے فطری چکر کو استعمال کیا تاکہ یہ نہایت اہم سبق سکھائے۔

مسیح نے اپنے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی آمد کی علامتوں پر نظر رکھیں اور جب وہ اپنے آنے والے بادشاہ کی نشائیاں دیکھیں تو خوشی منائیں۔ 'جب یہ باتیں ہونے لگیں، اس نے کہا، 'تو اوپر دیکھو اور اپنے سر بلند کرو؛ کیونکہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے۔' اس نے اپنے پیروکاروں کو بہار میں کونپلیں مارنے والے درختوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا: 'جب وہ اب پھوٹنے لگیں ہیں، تو تم خود دیکھتے اور جانتے ہو کہ موسم گرما نزدیک ہے۔ اسی طرح تم بھی، جب تم یہ باتیں وقوع پذیر ہوتے دیکھو، جان لو کہ خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔' لوقا 21:28، 30، 31۔ عظیم کشمکش، 308.

جب بہار میں درختوں پر کونپلیں پھوٹنے لگتی ہیں، تو موسم گرما قریب ہوتا ہے۔

فصل کٹ گئی، گرمی کا موسم گزر گیا، مگر ہم نجات نہ پائے۔ یرمیاہ 8:20

کلیاں نکالتے درخت اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ موسم بہار آچکا ہے، اور پھر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ موسم گرما قریب ہے، اور فصل کی کٹائی موسم گرما ہی میں ہوتی ہے۔

وہ دشمن جس نے انہیں بویا وہ ابلیس ہے؛ فصل دنیا کا خاتمہ ہے؛ اور کاٹنے والے فرشتے ہیں۔ متی 13:39.

فصل کی کٹائی دنیا کے آخر میں ہوگی۔ جب درختوں میں کونپلیں پھوٹنے لگیں، تمہیں یہ جان لینا لازم ہے کہ دنیا کا خاتمہ قریب ہے۔

منجی کے ایک قول کو دوسرے کو باطل کرنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ اس کے آنے کے دن اور گھڑی کو کوئی انسان نہیں جانتا، ہمیں یہ ہدایت دی گئی ہے اور لازم کیا گیا ہے کہ جب وہ نزدیک ہو تو ہم جانیں۔ مزید یہ سکھایا گیا ہے کہ اس کی تنبیہ کو نظرانداز کرنا، اور یہ جاننے سے انکار کرنا یا غفلت برتنا کہ اس کی آمد کب نزدیک ہے، ہمارے لیے اتنا ہی ہلاکت خیز ہوگا جتنا نوح کے دنوں کے لوگوں کے لیے یہ نہ جاننا کہ طوفان کب آنے والا تھا۔ عظیم کشمکش، 371۔

اگلے مضمون میں ہم لوقا کے اکیسویں باب کے اپنے مطالعے کو جاری رکھیں گے۔

"میں نے دیکھا کہ زمین کی طاقتیں اب ہلا دی جا رہی ہیں اور یہ کہ واقعات ترتیب وار آ رہے ہیں۔ جنگ اور جنگ کی افواہیں، تلوار، قحط اور وبا سب سے پہلے زمین کی طاقتوں کو ہلائیں گے، پھر خدا کی آواز سورج، چاند اور ستاروں کو، اور اس زمین کو بھی، ہلا دے گی۔ میں نے دیکھا کہ یورپ میں طاقتوں کا ہلایا جانا، جیسا کہ بعض لوگ سکھاتے ہیں، آسمانی طاقتوں کا ہلایا جانا نہیں ہے، بلکہ یہ غضبناک قوموں کا ہلایا جانا ہے۔" ابتدائی تحریریں، 41۔